مگر ظریف لکھنوی نے اکبر الہ آبادی کی طنز کے دوسرے پہلو کا تتبع کیا اور زیادہ تر ہنگامی مسائل کے پس پشت ان سماجی رجحانات کو ہدف طنز بنایا جو دن بدن شدت اختیار کرتے جا رہے تھے)-

(ظریف لکھنوی کا نام اودھ پنچ کے دوسرے دور سے وابستہ ہے وہ ان سماجی بے اعتدالیوں کو نشانۂ تمسخر بناتے ہیں جو زمانے کے انحطاطی رجحانات کی پیداوار ہیں اور جو ہنگامی واقعات کے پس پشت زندہ و قائم ہیں ۔ مثال کے طور پر ان کی نظمیں "سیاحت ظریف " "شہر آشوب " اور "الیکشن " کسی خاص سیاحت واقعہ یا الیکشن کی روئداد بیان نہیں کرتیں بلکہ سطح کی ان ناہمواریوں کو طشت ازبام کرتی ہیں جو معاشرے کے سطحی واقعات کے پس پشت زندہ و قائم تھیں ۔ چنانچہ اسی لئے ظریف کی طنز میں زندہ رہنے کے عناصر نسبتاً" زیادہ ہیں ۔)

لیکن جہاں واقعات کی ہنگامی نوعیت کی بہ نسبت ان کے مستقل عناصر کے ظریفانہ تجزیہ نے ان کی ظرافت کو فائدہ پہنچایا ہے وہاں زبان و بیان اور لفظی الٹ پھیر پر ضرورت سے زیادہ توجہ کے باعث ظریف کی طنز کا افق محدود ہو کر رہ گیا ہے ۔ بیشک انہوں نے "مقامی بولی " کو اپنے اشعار میں جگہ دے کر اور چست مکالموں کی ایک مخصوص ظریفانہ کیفیت کی مدد سے نہ صرف کرداروں کو ابھارا بلکہ مقامی رنگ کو بھی واضح کیا ہے تاہم جب یہ سلسلہ طویل ہو جاتا ہے اور مقامی بولی کا استعمال تکرار کی حد تک جا پہنچتا ہے تو اس کی شگفتگی چستی اور تیکھا پن یقیناً" روبہ زوال ہو جاتا ہے اور ناظر کی دلچسپی فزوں تر ہونے کی